بھاری قرضہ

اِسے کون چُکا سکتا ہے؟

بھاری قرضہ

اِسے کون چُکا سکتا ہے؟

bhārī qarzā—ise kaun cukā saktā hai?

A Heavy Debt—Who Can Pay It Back?

(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK

published and printed by

Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:

askandanswer786@gmail.com

بھاری قرضہ—اِسے کون چکا سکتا ہے؟

بہت عرصہ گزرا کہ ایک بادشاہ تھا جو بھیس بدل کر اپنی رعایا کے حالات معلوم کیا کرتا تھا۔ اُس کا ایک گہرا دوست تھا جس کے بیٹے کو اُس نے ملک کے سرحدی قلعے پر بڑی ذمہ داری سونپ رکھی تھی۔ اِس کے علاوہ سرکاری خزانہ بھی اُس کے سپرد کیا گیا تھا۔

ہوتے ہوتے بیٹے کی عادتیں بگڑنے لگیں۔ وہ عیش و عشرت میں پھنس گیا اور اپنا قرضہ چکانے کے لئے سرکاری خزانے کے پیسے اُڑانے لگا۔ اُس کا خیال تھا کہ جلد ہی روپیہ خزانے میں واپس کر دوں گا۔ اِس مقصد کے تحت وہ جوأ کھیلنے لگا۔ لیکن افسوس کہ جوئے سے اُسے کچھ حاصل نہ ہوا بلکہ اُس کا قرضہ بڑھتا ہی گیا۔

ایک دن اُسے اطلاع ملی کہ چند دن کے بعد حساب کتاب کی پڑتال کی جائے گی۔ یہ پڑھ کر وہ نہایت پریشان ہوا۔ ذِلت اور رُسوائی کے ڈر سے اُس نے خودکشی کا ارادہ کرلیا۔ لیکن دل میں خیال آیا کہ ذرا خزانے کی کمی کا اندازہ تو لگا لوں اور پھر ہی اپنے آپ کو گولی کا نشانہ بنا کر تمام پریشانی سے رہائی پاؤں۔

وہ حساب کتاب کرنے لگا۔ لیکن جب نتیجہ نکلا تو اُسے مزید صدمہ ہوا۔ مایوسی اور نا اُمیدی کے عالم میں اُس نے واجب الادا رقم کے نیچے لکھ دیا، "بھاری قرضہ — اِسے کون چکا سکتا ہے؟" پریشان تو پہلے ہی تھا۔ حساب کرتے کرتے وہ اِتنا تھک گیا کہ اُس پر نیند غالب آ گئی۔

رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی کہ بادشاہ اپنے معمول کے مطابق فوجی افسر کا بھیس بدل کر قلعے میں داخل ہوا۔ رات کی خاموشی میں وہ قلعے کے برآمدوں میں گھومنے لگا۔ اچانک اُس کی نظر ایک کمرے پر پڑی جہاں اِتنی رات گئے بھی بتی جل رہی تھی۔ اُس نے آہستہ آہستہ کمرے کا دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ نوجوان افسر کھلی کتابوں کے درمیان سو رہا ہے اور خزانہ بھی

کھلا پڑا ہے۔ بادشاہ نے اُس کے پیچھے کھڑے ہو کر جھانکا تو اُس کی نظر اُس جگہ پڑی جہاں لکھا تھا، "بھاری قرضہ، اِسے کون چکا سکتا ہے؟"

بادشاہ پورا معاملہ سمجھ گیا۔ پہلے تو خیال آیا کہ اُسے فوراً گرفتار کرا دوں۔ لیکن پھر اُسے اپنے عزیز دوست کا خیال آیا کہ ایسا کرنے سے اُس کی بہت بے عزتی اور رسوائی ہو گی۔ وہ چند منٹ تک خاموشی سے کھڑا رہا اور پھر اُس سوال کے نیچے اپنا نام لکھ کر چلا گیا۔ مطلب یہ تھا کہ مَیں تمام قرضہ ادا کروں گا۔

گھنٹہ بھر کے بعد یہ نوجوان جاگ اُٹھا۔ جب دیکھا کہ رات کافی گزر چکی ہے تو اُس نے ہاتھ میں پستول لیا۔ وہ پستول کا منہ اپنی پیشانی کی طرف کرنے ہی کو تھا کہ اُس کی نظر بادشاہ کے نام پر پڑی جو اُس کے سوال کے نیچے لکھا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ سوتے وقت بادشاہ نے یہاں آ کر اپنا نام لکھا ہے۔ اِس سے اُس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ سزا دینے کی بجائے وہ خود میرا قرضہ چکائے گا۔

اگلے دن بادشاہ کے قاصد نے آ کر کمی کو پورا کر دیا۔ جب حساب کی پڑتال کرنے والے آئے تو حساب میں کوئی کمی نہ پائی۔ قرضہ ادا ہو چکا تھا۔

*****

یہ کہانی انسان کی حالت کی مثال ہے۔ انسان اُس افسر کی نسبت اللہ کا کہیں زیادہ مقروض ہے۔ اپنا قرضہ چکانے کی کوشش میں وہ طرح طرح کے طریقے اختیار کرتا ہے۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ اچھا کام کرنے سے ہم یہ قرضہ چکا سکتے ہیں۔ بے شک نیکی کرنا انسان کا فرض ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا نیک اعمال بُرے کاموں کی سزا دُور کر سکتے ہیں؟ مثال کے طور پر کیا کسی خونی کی سزا محض اِس بنا پر معاف ہو سکتی ہے کہ اُس نے یتیموں کی مدد کی ہے؟ ہرگز نہیں۔ پاک نوشتوں کا فرمان ہے کہ

> ہم میں سے ہر ایک کو اللہ کے سامنے اپنی زندگی کا جواب دینا پڑے گا۔ (رومیوں 12:14)

یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ

> جانب داری نہیں کرتا بلکہ آپ کے عمل کے مطابق آپ کا فیصلہ کرے گا۔ (1 پطرس 17:1)

خدا عادل ہے۔ اِس لئے انسان اپنے گناہ کے سبب سے جہنم کا سزاوار ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو ہم سے ازحد محبت بھی ہے۔ ایک طرف تو وہ ہماری

ہلاکت نہیں چاہتا، لیکن دوسری طرف اُس کا عدل تقاضا کرتا ہے کہ انصاف بھی ہو۔

اللہ نے اپنی محبت اور عدل کا یہ تقاضا کس طرح پورا کیا ؟ اُس نے حضرت عیسیٰ کو اِس دنیا میں بھیجا تاکہ وہ ہمارے گناہوں کا قرضہ چکائے۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے کفارے کے وسیلے سے انسان کے ہر گناہ کی پوری پوری تلافی کر دی۔ یسعیاہ نبی نے صدیوں پہلے اِس کی پیش گوئی یوں کی تھی:

> اُس نے ہماری ہی بیماریاں اُٹھا لیں، ہمارا ہی دُکھ بھگت لیا ...اُسے ہمارے ہی جرائم کے سبب سے چھیدا گیا، ہمارے ہی گناہوں کی خاطر کچلا گیا۔ اُسے سزا ملی تاکہ ہمیں سلامتی حاصل ہو، اور اُسی کے زخموں سے ہمیں شفا ملی۔ رب نے اُسے ہم سب کے قصور کا نشانہ بنایا۔ (یسعیاہ 53:4-6)

اور انجیل جلیل میں لکھا ہے

> اللہ نے مسیح کے وسیلے سے اپنے ساتھ دنیا کی صلح کرائی۔
>
> (2 کرنتھیوں 5:19)

معزز قاری! لازم ہے کہ ہم دیر نہ کریں بلکہ سب اِس خوش خبری پر ایمان لا کر نجات کے اِس الٰہی انتظام سے فائدہ اُٹھائیں۔

> اب قبولیت کا وقت آ گیا ہے، اب نجات کا دن ہے۔
>
> (2 کرنتھیوں 2:6)